# تجلیاتِ خلچیاں

میں اپنے ان گلہائے عقیدت کو جو بیاد پیر روشن ضمیر، مرشد بے نظیر، فقیر با تاثیر، خواجہ پر تنویر، بدر منیر، دستگیر، آفتاب پنجاب، عالیجناب، قبلہ عالم، سید میران پیر برکت علی شاہ صاحب خلجیانی قدس سرہ العزیز صفحاتِ قرطاس پر بکھیرے ہیں، بتمام ادب و احترام حضرت فیضِ درجت پیر طریقت سید سردار علی شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ سجادہ نشین کی نذر کرتا ہوں۔

*بسم الله الرحمٰن الرحيم*

الحمد للّٰہ ربّ العالمين، والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين، خاتم النبيين، رحمت للعالمين محمد مصطفىٰ ﷺ، وعلى آله و صحبه أجمعين، أمّا بعد:

---

# عرحال

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ ربّ العزت کا شکر ہے جس نے اپنے خاص بندوں کے قلوب کو اپنے نور سے منور فرمایا، اور ان کے ذریعے دنیا کو ہدایت و معرفت کی روشنی عطا فرمائی۔ صلوٰۃ وسلام ہو سرورِ دو عالم، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جن کی غلامی ہی اصل افتخار ہے، اور جن کی سنت ہی راہِ نجات۔

یہ کتاب "تجلیاتِ خلچیاں" دراصل ایک ایسا روحانی آئینہ ہے جس میں سلسلہ چشتیہ برکاتیہ خلچیاں کے مشائخِ کرام کی تجلیات، تعلیمات، کرامات اور فیوض و برکات کا عکس نظر آتا ہے۔ اس کتاب کی پہلی اشاعت جنوری 1969ء میں "تجلیاتِ برکت" کے عنوان سے ہوئی، جو کہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ باطن کا ایک جھلکتا ہوا مظہر تھی۔

نو برس بعد یہ نایاب ہو چکی تھی، لیکن اہلِ دل کی پیاس بجھ نہ سکی۔ وقت کے ساتھ اس کی طلب میں اضافہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ حضرت سجادہ نشین سید منیر احمد شاہ صاحب کی نگرانی میں اس کی دوسری اشاعت1978میں عمل میں لائی گئی، تاکہ فیض کا یہ چشمہ پھر جاری ہو جائے۔

اب، تقریباً 47سال بعد، جب دنیا مادیت کے اندھیروں میں گم ہے، روحانیت کی یہ شمع ایک نئے رنگ، نئے نام اور وسیع تر روحانی افق کے ساتھ "تجلیاتِ خلچیاں" کے عنوان سے پھر روشن کی جا رہی ہے۔ یہ سعادت حضرت قبلہ پیر سید سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، اور پیر سید منیر احمد شاہ صاحب کے فرزندِ ارجمند، حضرت سید قطب الدین شاہ کی عنایت، توجہ اور حکم سے حاصل ہوئی ہے۔

یہ کتاب نہ صرف ماضی کی یادگار ہے بلکہ حال ومستقبل کے لیے ایک روحانی رہنما بھی ہے۔ اس میں شامل اشعار، ملفوظات، سوانح، اور دیگر نکات اہلِ دل کے لیے سرمایۂ یقین ومحبت ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ کتاب قلوب کو منور کرے گی، اذہان کو روشن کرے گی اور محبتِ اولیاء سے سرشار کر دے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ "تجلیاتِ خلچیاں" کو مقبولیتِ عامہ عطا فرمائے، اور اس کے توسط سے سلسلہ چشتیہ خلچیاں کے فیوضو برکات ہر دل تک پہنچیں۔

آمین

(سید شیراز حیدر شاہ)

(TUE-AUG-19)

**قرآنِ مجید میں کل 25 انبیاء علیہم السلام کے ناموں کا واضح ذکر آیا ہے۔**

**1. حضرت آدم علیہ السلام**

**2. حضرت ادریس علیہ السلام**

**3. حضرت نوح علیہ السلام**

**4. حضرت ہود علیہ السلام**

**5. حضرت صالح علیہ السلام**

**6. حضرت ابراہیم علیہ السلام**

**7. حضرت لوط علیہ السلام**

**8. حضرت اسماعیل علیہ السلام**

**9. حضرت اسحاق علیہ السلام**

**10. حضرت یعقوب علیہ السلام**

**11. حضرت یوسف علیہ السلام**

**12. حضرت شعیب علیہ السلام**

**13. حضرت ایوب علیہ السلام**

**14. حضرت ذوالکفل علیہ السلام**

**15. حضرت موسیٰ علیہ السلام**

**16. حضرت ہارون علیہ السلام**

**17. حضرت داؤد علیہ السلام**

**18. حضرت سلیمان علیہ السلام**

**19. حضرت الیاس علیہ السلام**

**20. حضرت الیسع علیہ السلام**

**21. حضرت یونس علیہ السلام**

**22. حضرت زکریا علیہ السلام**

**23. حضرت یحییٰ علیہ السلام**

**24. حضرت عیسیٰ علیہ السلام**

**25. حضرت محمد مصطفی ﷺ (آخری نبی و رسول)**

**۔ حدیثِ مبارکہ کے مطابق کل ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) انبیاء مبعوث ہوئے، جن میں سے 313 رسول ہیں۔**

# حضرت ادم عالیہ السلام

قرآنِ مجید میں سب سے پہلا واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ہے، جو انسانیت کے باپ اور پہلے نبی ہیں۔

:اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"

(سورة البقرة: 30)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اپنی روح پھونکی، اور فرشتوں کو حکم دیا کہ سجدہ کریں۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے تکبر کیا اور انکار کر دیا۔ یہ واقعہ انسان کو عاجزی اور اللہ کی اطاعت کا سبق دیتا ہے، اور تکبر سے بچنے کی تنبیہ کرتا ہے۔

# حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی اور حضرت آدم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔

آپ کا اصل نام اخنوخ تھا، اور "ادریس" اس لیے کہا گیا کہ آپ عبادت، ذکر اور علم میں کثرت رکھتے تھے۔

:قرآن میں آپ کا ذکر دو جگہ آیا ہے

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا"

اور کتاب میں ادریس کا ذکر کرو، بے شک وہ سچے نبی تھے۔ (مریم: 56)

"وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا"

اور ہم نے انہیں بلند مقام پر اٹھا لیا۔ (مریم: 57)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت اور نبوت عطا فرمائی۔

آپ نے اپنی قوم کو توحید، عبادتِ الٰہی اور نیک اعمال کی دعوت دی۔

آپ پہلے نبی ہیں جنہوں نے قلم سے لکھنا سکھایا، کپڑے سی کر پہننا شروع کیا، اور علمِ نجوم و حساب کے اصول سکھائے۔

حضرت ادریس علیہ السلام بہت زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ آپ دن کا اکثر حصہ روزے میں اور رات کا بڑا حصہ قیام و تلاوت میں گزارتے۔

اسی لیے آپ کا لقب ادریس (زیادہ درس دینے والا) مشہور ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص عزت عطا کی — آپ کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

مفسرین کے مطابق آپ کو چوتھے آسمان پر لے جایا گیا، جہاں فرشتے آپ کی عبادت دیکھ کر حیران رہ جاتے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ معراج کی رات چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملے۔

کچھ علماء کے نزدیک حضرت ادریس علیہ السلام وہی ہیں جنہیں اللہ نے خاص طور پر اٹھا لیا اور ایک بلند مقام پر رکھا، مگر ان کی حیات کا طریق حضرت خضر علیہ السلام سے مختلف ہے۔

بہرحال، قرآن میں ان کی سچائی، نبوت اور بلند

مرتبے کی گواہی موجود ہے۔

# حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کو "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ طوفان کے بعد ساری انسانیت انہی کی نسل سے چلی۔

آپ حضرت ادریس علیہ السلام کے بعد نبی بنا کر بھیجے گئے۔

قرآن میں آپ کا ذکر 40 سے زائد مقامات پر آیا ہے، اور ایک سورت کا نام ہی "سورۃ نوح" ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں لوگوں نے اللہ کو بھلا کر بت پرستی شروع کر دی تھی۔

یہ بت ودّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر کے نام سے مشہور تھے۔

لوگ ان کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو توحید کی طرف بلائیں۔

:آپ نے ۹۵۰ سال مسلسل دن رات دعوت دی، جیسا کہ قرآن میں ہے

"فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا"

اور وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے۔ (العنکبوت: 14)

:آپ فرماتے

اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" (ہود: 26)"

:قوم کے سرداروں نے کہا

ہم تمہیں اپنے جیسا انسان دیکھتے ہیں، اور تمہارے پیچھے صرف کمزور لوگ ہیں۔" (ہود: 27)"

انہوں نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو عذاب لے آؤ۔

"حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا: "عذاب لانا میرے اختیار میں نہیں، یہ اللہ کے حکم سے ہوگا۔

:جب اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اب تمہاری قوم ایمان نہیں لائے گی تو آپ کو حکم دیا گیا

"وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا"

اور ہماری نگرانی اور وحی کے مطابق کشتی بناؤ۔ (ہود: 37)

آپ نے لکڑی کی بڑی کشتی بنائی، جو تین منزلہ تھی — اوپر انسان، درمیان میں جانور، نیچے کا حصہ سامان کے لیے۔

کفار مذاق اڑاتے کہ ریگستان میں کشتی کیوں بنا رہے ہو۔

:اللہ تعالیٰ نے نشان مقرر کیا

"وَفَارَ التَّنُّورُ"

جب تنور سے پانی ابلے گا تو سمجھو عذاب کا وقت آ گیا۔ (ہود: 40)

پھر زمین سے چشمے پھوٹ پڑے اور آسمان سے موسلا دھار بارش ہوئی۔

اللہ نے حکم دیا کہ ہر جوڑے میں سے ایک نر و مادہ اور اہلِ ایمان کشتی میں سوار کر لو۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان ایمان نہیں لایا۔

:جب طوفان آیا تو آپ نے اسے پکارا، مگر اس نے کہا

"میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا، پانی مجھے نہیں پکڑے گا۔"

"حضرت نوح نے فرمایا: "آج اللہ کے حکم سے کوئی نہیں بچ سکتا سوائے جس پر وہ رحم کرے۔

پھر ایک موج آئی اور وہ ڈوب گیا۔

:اللہ نے حکم دیا

"يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي"

اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! رک جا۔ (ہود: 44)

پانی اتر گیا، کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، اور اہلِ ایمان کو نجات ملی۔

:اللہ تعالیٰ نے فرمایا

سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اتر جاؤ۔" (ہود: 48)"

حضرت نوح علیہ السلام نے شکر ادا کیا اور اپنی زندگی کے باقی دن اللہ کی عبادت میں گزارے۔

# حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کی نسل میں سے ایک جلیل القدر نبی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قومِ عاد کی طرف مبعوث فرمایا۔

قومِ عاد بہت طاقتور، لمبے قد والے، مضبوط جسموں والے لوگ تھے، جو بڑے بڑے محلات اور ستون دار عمارتیں بناتے تھے۔

قرآن میں ان کا شہر اِرم ذات العماد کے نام سے آیا ہے۔

قومِ عاد نے اللہ کو بھلا کر بت پرستی شروع کر دی۔

:وہ غرور اور تکبر میں ڈوبے ہوئے تھے اور کہتے تھے

ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟" (حم السجدہ: 15)"

اللہ نے انہیں بارش، زراعت اور خوشحالی دی، مگر انہوں نے شکر کے بجائے کفر اختیار کیا۔

:حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم بس اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔" (الاعراف: 65)"

آپ نے انہیں سمجھایا کہ اللہ ہی تمہارا رب ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، زمین آباد کرنے کی طاقت دی، اور تمہیں سب نعمتیں عطا کیں۔

:قوم نے کہا

اے ہود! تم ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیرنا چاہتے ہو؟ اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی دھمکی دیتے ہو۔" (الاعراف: 70)"

:حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا

میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔" (ہود: 54-56)"

اللہ نے پہلے انہیں بارش سے محروم کر کے قحط میں مبتلا کیا۔

پھر ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک کالا بادل آ رہا ہے۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا کہ یہ بارش لائے گا۔

لیکن وہ بادل نہیں، بلکہ سرد اور تباہ کن آندھی تھی جو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی۔

"تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ"

وہ لوگوں کو اس طرح اڑا دیتی تھی گویا وہ کھجور کے گرے ہوئے تنے ہوں۔ (الحاقہ: 7)

یہ آندھی قومِ عاد کو تباہ کر کے چلی گئی، اور زمین پر صرف کھنڈر باقی رہ گئے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے چند لوگ اس عذاب سے بچا لیے گئے۔

وہ اللہ کی پناہ میں محفوظ رہے۔

# حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے، جنہیں قومِ ثمود کی طرف بھیجا گیا۔ ثمود ایک طاقتور اور خوشحال قوم تھی، جو بلند و بالا پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتی اور اپنی فنی مہارت پر فخر کرتی تھی۔ مگر یہ لوگ بت پرستی اور سرکشی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی اصلاح اور توحید کی دعوت کے لیے بھیجا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کی:

"اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔"

آپ نے ان کو بتوں کی پوجا سے باز رہنے اور اللہ کے احکام پر چلنے کی تلقین کی۔ مگر قوم نے ان کی بات نہ مانی اور تکبر وغرور میں ڈوبی رہی۔

قومِ ثمود نے آپ سے کہا:

"اگر آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں تو ہمارے لیے اس چٹان سے ایک زندہ اونٹنی نکال کر دکھائیں۔"

حضرت صالح علیہ السلام نے دعا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نے معجزے کے طور پر چٹان سے ایک عظیم الشان اونٹنی پیدا فرمائی۔ آپ نے قوم کو حکم دیا کہ اس اونٹنی کو آزاد چھوڑ دیں، یہ اللہ کی نشانی ہے، اور اس کا پانی پینے کا ایک دن ہوگا، جبکہ دوسرے دن تم پانی استعمال کرو گے۔

کچھ عرصہ قوم نے حکم مانا، مگر آخرکار سرکش سرداروں نے مشورہ کر کے اس اونٹنی کو مار ڈالا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے سخت وعید سنائی کہ تین دن کے اندر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

تین دن بعد آسمان سے ایک زور دار چیخ اور زلزلہ آیا، جس نے پوری قوم کو ہلاک کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"پس انہیں ایک زبردست چیخ نے آ لیا، اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" (سورۃ الاعراف: 78)

حضرت صالح علیہ السلام اور آپ کے چند ایمان والے ساتھی اس عذاب سے محفوظ رہے، اور یہ واقعہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اللہ کی نشانیوں کا انکار سخت انجام کا باعث بنتا ہے۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی اور خلیل اللہ (اللہ کے دوست) تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام سے ملتا ہے۔ آپ عراق کے علاقے اُر میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کا بادشاہ نمرود تھا جو اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا، اور لوگ بت پرستی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

بچپن ہی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام حق کے متلاشی تھے۔ آپ نے اپنے والد آزر کو، جو بت تراشتا تھا، سمجھایا:

"اے میرے والد! آپ ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہے، نہ دیکھتی ہے، اور نہ آپ کے کسی کام آ سکتی ہے؟" (سورۃ مریم: 42)

مگر آزر نے انکار کیا اور سختی کی۔

ایک موقع پر قوم ایک تہوار کے لیے باہر گئی، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں داخل ہوئے، سب چھوٹے بت توڑ ڈالے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا لٹکا دیا۔ جب لوگ واپس آئے اور پوچھا، تو آپ نے کہا:

"یہ بڑے بت سے پوچھو، شاید اس نے یہ سب کیا ہو۔" (سورۃ الانبیاء: 63)

یہ ایک دلیل تھی کہ بت نہ کچھ کرتے ہیں، نہ اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔

نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو سزا دینے کا حکم دیا اور ایک بہت بڑی آگ جلائی گئی۔ آپ کو منجنیق کے ذریعے آگ میں پھینکا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔" (سورۃ الانبیاء: 69)

آپ سلامت نکل آئے۔

قوم کے کفر سے تنگ آ کر آپ نے اللہ کے حکم سے ہجرت کی۔ آپ شام، فلسطین اور مصر تشریف لے گئے۔

اللہ نے آپ کو ایک بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کی صورت میں نعمت دی، اور پھر حکم دیا کہ اسے اللہ کی راہ میں قربان کرو۔ آپ نے فوراً اطاعت کی، مگر اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا۔ یہ واقعہ قربانی کی سنت بن گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھائیں اور دعا کی:

"اے ہمارے رب! ہم سے یہ قبول فرما، بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔" (سورۃ البقرہ: 127)

## حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کی اصلاح کے لیے نبی بنا کر بھیجا۔ آپ کی قوم "قومِ سدوم" کہلاتی تھی، جو اردن اور فلسطین کے درمیانی علاقے میں آباد تھی۔ یہ قوم نہ صرف کفر و شرک میں مبتلا تھی بلکہ انتہائی بدکاری، فحاشی اور اخلاقی بگاڑ میں ڈوب چکی تھی۔ سب سے بڑا جرم جو ان کے ہاں عام تھا، وہ مردوں کا مردوں سے بدفعلی کرنا تھا، جو کسی اور قوم میں پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں توحید، پاکدامنی اور نیک سیرت کی طرف بلایا۔ آپ نے فرمایا:

کیا تم جہالت سے ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہ کی؟" (الاعراف: 80)"

:لیکن ان کی قوم نے آپ کی نصیحت کو مذاق سمجھا اور آپ کو جھٹلایا۔ انہوں نے کہا

لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، کیونکہ یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔" (النمل: 56)"

جب وہ اپنی بدکاری سے باز نہ آئے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو حکم دیا کہ رات کے وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ بستی سے نکل جائیں، اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ صرف آپ کی بیوی ایمان نہ لائی اور کفار کے ساتھ رہ گئی۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا، جنہوں نے بستی والوں کو آسمان تک اٹھا کر الٹا پٹخ دیا۔ پھر ان پر پکے پتھروں کی بارش برسائی گئی، اور یوں پوری قوم صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئی۔

## حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔ آپ کی ولادت اس وقت ہوئی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تقریباً 86 برس تھی۔ قرآنِ کریم میں آپ کا ذکر متعدد مقامات پر آیا ہے، اور آپ کو "صادق الوعد" اور "صالح نبی" قرار دیا گیا ہے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ اور شیرخوار بیٹے کو مکہ کے بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آئیں۔ اس وقت مکہ میں نہ کوئی بستی تھی، نہ پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں کو چند کھجوریں اور پانی دیا :اور چل دیے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا

"اے ابراہیم! کیا آپ ہمیں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟"

:حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش رہے۔ پھر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا

"کیا یہ اللہ کے حکم سے ہے؟"

"انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں۔

"یہ سن کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ بیٹے کی پیاس سے پریشان ہوئیں اور صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے لگیں۔ یہ دوڑ سات بار ہوئی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا، جنہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کے پاس زمین کو رگڑا اور وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا، جو آج تک "زمزم" کے نام سے جاری ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ قربانی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حکم دیا کہ اپنے بیٹے :کو قربان کریں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو یہ خواب سنایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا

"ابا جان! جو حکم آپ کو ملا ہے وہ کر گزریں، ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔"

یہ عزم ورضا کی بلند ترین مثال تھی۔ جب دونوں نے حکم پر عمل کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے ایک عظیم دنبہ بھیج دیا اور یوں قربانی کا یہ عمل سنتِ ابراہیمی بن گیا، جو آج تک عید الاضحیٰ پر ادا کیا جاتا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرب کے قبیلہ جرہم میں تبلیغ کی اور ان کو توحید، عدل اور احکامِ الٰہی کی طرف بلایا۔ قرآن مجید میں آپ کو صبر، نماز کی پابندی اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دینے والا قرار دیا گیا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام تقریباً 137 برس کی عمر میں وفات پائے اور مکہ مکرمہ میں مدفون ہیں۔ آپ کا مزار خانہ کعبہ کے قریب "حطیم" میں واقع ہے۔

## حضرت اسحاق علیہ السلام

حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے اور حضرت سارہ علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کا ذکر قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور ہدایت عطا فرمائی اور آپ کو بنی اسرائیل کا جد امجد بنایا۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ایک معجزہ تھی، کیونکہ حضرت سارہ علیہا السلام بوڑھی ہو چکی تھیں اور اولاد سے محروم تھیں۔ جب فرشتے :حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب کی خبر دینے آئے، تو انہوں نے خوشخبری دی

ہم تمہیں ایک بردبار بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں" (سورۃ ہود: 71)"

حضرت سارہ علیہا السلام نے تعجب سے کہا کہ اس بڑھاپے میں میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟ مگر یہ اللہ کی قدرت تھی، اور پھر حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید، اللہ کی عبادت اور شریعتِ ابراہیمی کی پیروی کی دعوت دی۔ آپ کے دور میں زیادہ مخالفت نہ ہوئی، کیونکہ آپ کے اردگرد زیادہ تر اہلِ ایمان تھے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے تھے: حضرت یعقوب علیہ السلام (جو نبی ہوئے) اور عیسو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے بنی اسرائیل کا سلسلہ جاری ہوا، جن میں بہت سے انبیاء پیدا ہوئے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام طویل عمر پا کر وصال فرما گئے اور فلسطین میں مدفون ہیں۔ آپ کی زندگی صبر، شکر اور تقویٰ کی بہترین مثال تھی۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کا لقب "اسرائیل" تھا، اور آپ کی اولاد کو "بنی اسرائیل" کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر آپ کا ذکر فرمایا ہے، خاص طور پر سورۃ یوسف اور سورۃ البقرۃ میں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش حضرت اسحاق علیہ السلام کے گھر شام کے علاقے میں ہوئی۔ آپ شروع سے ہی نیک فطرت، صابر اور عبادت گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور دینِ حق کی تبلیغ کا حکم دیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، جن میں سے ایک حضرت یوسف علیہ السلام تھے، جو آپ کے سب سے زیادہ محبوب بیٹے تھے۔ یہی بیٹے آگے چل کر بنی اسرائیل کے قبیلوں کے سردار بنے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے خاص محبت تھی، اور جب حضرت یوسف نے اپنا مشہور خواب بیان کیا، تو آپ نے انہیں نصیحت کی کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتائیں، ورنہ وہ حسد میں آ کر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن بھائیوں نے حسد میں آ کر حضرت یوسف کو کنویں میں ڈال دیا اور والد سے جھوٹ بولا کہ وہ بھیڑیا کھا گیا ہے۔ اس صدمے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی، لیکن آپ نے صبر اور اللہ پر بھروسہ کیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی زندگی صبر کی ایک عظیم مثال ہے۔ برسوں بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے وزیر بنے، تو سارا خاندان مصر آ گیا اور دوبارہ ملاپ ہوا۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس عطا کی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات تقریباً 147 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب دفن کیا جائے، چنانچہ آپ کی تدفین فلسطین کے شہر الخلیل میں کی گئی۔

## حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حسن، پاکیزگی اور خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا۔ قرآنِ مجید میں آپ کا واقعہ سورۃ یوسف میں نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اور یہ واحد سورۃ ہے جو مکمل ایک ہی نبی کی زندگی کے حالات پر مشتمل ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنایا۔ والد نے خواب کی حقیقت کو سمجھ لیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے ایک خاص مقام کی بشارت ہے، لیکن بھائیوں سے اس خواب کا ذکر نہ کرنا کیونکہ وہ حسد کریں گے۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی آپ سے حسد کرتے تھے کیونکہ والد انہیں بہت چاہتے تھے۔ انہوں نے سازش کی اور والد سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ چراگاہ میں بھیج دیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے یوسف کو ایک کنویں میں ڈال دیا اور قمیص پر جھوٹا خون لگا کر واپس آ گئے، یہ کہہ کر کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔

کاروان کے لوگوں نے کنویں سے یوسف علیہ السلام کو نکالا اور مصر میں غلام کے طور پر بیچ دیا۔ مصر کے وزیرِ خزانہ (عزیزِ مصر) نے آپ کو خرید کر اپنی بیوی زلیخا کے سپرد کر دیا۔

یوسف علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ کی پاکیزگی اور حسن نے سب کو متاثر کیا۔ زلیخا نے آپ کو بہکانے کی کوشش کی لیکن آپ نے اللہ کی پناہ لی۔ جھوٹے الزام میں آپ کو قید کر دیا گیا۔ جیل میں آپ نے دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتائی جو درست ثابت ہوئی۔

مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر کوئی نہ بتا سکا۔ ایک قیدی نے بادشاہ کو یوسف علیہ السلام کا ذکر کیا۔ آپ نے خواب کی تعبیر دی کہ سات سال خوشحالی کے آئیں گے اور اس کے بعد سات سال قحط پڑے گا۔ بادشاہ نے آپ کو رہا کروا کر اپنا وزیر مقرر کیا۔

قحط کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے بھائی اناج لینے مصر آئے۔ آپ نے انہیں پہچان لیا لیکن انہوں نے آپ کو نہ پہچانا۔ بعد میں آپ نے اپنی شناخت ظاہر کی اور سب کو معاف کر دیا۔ والد اور پورا خاندان مصر آ کر آباد ہو گیا۔

یوسف علیہ السلام کا بچپن کا خواب پورا ہوا جب آپ کے والد، والدہ اور گیارہ بھائی آپ کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھک گئے۔ یہ اللہ کی طرف سے دی گئی عزت اور مقام کا اظہار تھا۔

# حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد مدین کی بستی میں بھیجے گئے۔ قرآنِ مجید میں آپ کا ذکر متعدد مقامات پر آیا ہے۔ آپ کی قوم کو "اصحابِ مدین" اور بعض مقامات پر "اصحاب الایکہ" کہا گیا ہے

حضرت شعیب علیہ السلام کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے تھا۔ ایک قول کے مطابق آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نہایت حسین و جمیل اور فصیح اللسان تھے، اسی لیے مفسرین نے آپ کو "خطیب الانبیاء" (انبیا کا بہترین مقرر) کا لقب دیا۔

مدین کے لوگ تجارت اور خرید و فروخت میں مشہور تھے، مگر ان میں کئی اخلاقی و معاشی برائیاں پائی جاتی تھیں، جیسے:

ناپ تول میں کمی

وزن میں خیانت

راہ زنی اور مسافروں کو تنگ کرنا

حضرت شعیب علیہ السلام نے نہایت نرمی، محبت اور حکمت کے ساتھ اپنی قوم کو پکارا:

"اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور ناپ تول میں کمی نہ کرو، میں تمہیں خوش حالی میں دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب کا خوف ہے۔"(سورۃ ہود: 84)

آپ نے انہیں یاد دلایا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کریں، اور لین دین میں عدل و انصاف سے کام لیں۔

قومِ مدین نے آپ کا مذاق اڑایا، کہا:

"اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم اپنے مال میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں؟"

انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور دھمکی دی کہ یا تو ہماری برادری میں واپس آ جاؤ یا ہم تمہیں شہر سے نکال دیں گے۔

جب قوم نے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا:

ایک شدید زلزلہ آیا

ایک خوفناک چیخ نے ان سب کو ہلاک کر دیا

وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے پڑے رہ گئے

قرآن کہتا ہے:

گویا وہ کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے" (سورۃ الاعراف: 92)"

حضرت شعیب علیہ السلام اور آپ کے ماننے والے مومن اللہ کے حکم سے محفوظ رہے اور مدین کی بستی سے نکل گئے۔

# حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور صابر و شاکر بندوں میں سے تھے۔ آپ کا ذکر قرآنِ کریم میں صبر اور استقامت کی علامت کے طور پر کیا گیا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت عیسو سے ملتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ آپ کے پاس کھیت، باغات، مویشیوں کے بڑے ریوڑ، نوکر چاکر اور نیک بیوی تھی۔ اللہ نے آپ کو صحت، اولاد اور عزت سب کچھ عطا فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کا مقام بلند کرنے کے لیے آزمایا۔ آپ کی تمام زمینیں، باغات، اور مویشی برباد ہو گئے۔ بیٹے اور بیٹیاں وفات پا گئے۔ پھر شدید بیماری نے آپ کو گھیر لیا۔

قرآن میں ارشاد ہے:

"وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ"

(سورۃ ص: 41)

حضرت ایوب علیہ السلام نے ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کیا اور کبھی ناشکری نہ کی۔ آپ کی بیوی بھی وفاداری کے ساتھ خدمت کرتی رہی۔

آخرکار آپ نے اللہ سے دعا کی:

"أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ"

(سورۃ الانبیاء: 83)

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

"اپنے پاؤں زمین پر مارو، یہ ٹھنڈا چشمہ ہے، اس سے غسل بھی کرو اور پیو۔"

پانی پیتے اور غسل کرتے ہی بیماری ختم ہو گئی، تمام نعم

تیں اور اولاد واپس مل گئی۔

## حضرت ذوالکفل علیہ السلام

حضرت ذوالکفل علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبیوں میں سے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ان کا ذکر مختصر انداز میں آیا ہے، مگر مفسرین نے ان کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا اصل نام اکثر روایات کے مطابق بشر یا عیسیٰ بتایا جاتا ہے۔ "ذوالکفل" لقب ہے، جس کے معنی ہیں "ذمہ داری اٹھانے والا" یا "ضمانت دینے والا"۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ آپ کی قوم حضرت یونس علیہ السلام یا حضرت یسع علیہ السلام کے بعد کے دور میں تھی۔ بعض علماء کے نزدیک آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین بھی رہے

ایک روایت کے مطابق جب بنی اسرائیل میں ایک نبی نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں یہ اعلان کیا کہ "کون شخص یہ ذمہ داری لے گا کہ وہ دن کو روزہ رکھے گا، رات کو عبادت کرے گا اور کبھی غصہ نہیں کرے گا؟" تو ایک نوجوان نے یہ ذمہ داری قبول کی اور اپنے وعدے پر قائم رہا۔ اسی وجہ سے اسے "ذوالکفل" کہا گیا۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام عبادت گزار، بردبار، نرم مزاج اور عادل حکمران تھے۔ آپ دن کو روزہ رکھتے، رات کو قیام کرتے اور لوگوں کے فیصلے عدل وانصاف سے کرتے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کرو، یہ سب نیکوکاروں میں سے تھے"

(سورۃ ص: 48)

حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا مزار شام (دمشق) کے قریب یا بعض روایات کے مطابق عراق میں موجود ہے۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسول اور اولوالعزم انبیاء میں سے ہیں۔ آپ کا تذکرہ قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ آیا ہے۔ آپ کا نسب حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے ملتا ہے۔

جب آپ پیدا ہوئے، اس وقت مصر پر فرعون (رامسیس دوم یا اس کے بعد کا فرعون) حکمران تھا۔ اس نے ایک ظالمانہ حکم جاری کر رکھا تھا کہ بنی اسرائیل کے ہر نومولود لڑکے کو قتل کر دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے علم ہو گیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو اس کی سلطنت کو ختم کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام فرمایا:

""اسے دودھ پلاتی رہ، اور جب اسے خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا، اور ڈرنا نہیں، ہم اسے واپس لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے"" (القصص: 7)

موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ صندوق فرعون کے محل کے قریب کنارے سے لگا، اور فرعون کی بیوی (آسیہ بنت مزاحم) نے بچے کو دیکھ کر کہا:

"یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو" (القصص:9)

یوں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر میں پرورشدی۔

جب آپ جوان ہوئے، ایک دن آپ نے دیکھا کہ ایک قبطی (فرعونی قوم کا فرد) بنی اسرائیل کے ایک شخص پر ظلم کر رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کی مدد کے لیے قبطی کو مکا مارا، جس سے وہ مر گیا۔ اگلے دن ایک اور جھگڑے کے وقت وہی بنی اسرائیلی آدمی پھر آپ کے پاس آیا، تب قبطی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ قتل کس نے کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کا منصوبہ پتا چل گیا، اور وہ مصر سے نکل کر مدین کی طرف ہجرت کر گئے۔

مدین میں آپ کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں سے ہوئی، جن کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا (بکریوں کو پانی پلانے والا واقعہ)۔ بعد میں حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کی شادی موسیٰ علیہ السلام سے کر دی اور آپ کو آٹھ یا دس سال تک کام کرنے کی شرط دی۔

مدین سے واپس آتے ہوئے کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی۔ آپ سے کلام کیا گیا، اور آپ کو دو معجزے دیے گئے:

1. عصا کا اژدھا بن جانا

2. یدِ بیضاء (ہاتھ چمک اُٹھنا)

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ فرعون کے پاس جائیں اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا مطالبہ کریں۔

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں گئے۔ فرعون نے ان کی بات رد کر دی اور جادوگروں کو بلا کر مقابلہ کیا۔ اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدھا بن کر جادوگروں کی رسیاں اور ڈنڈیاں نگل گیا۔ جادوگر ایمان لے آئے، مگر فرعون نے ان پر ظلم کیا۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے کئی معجزے دکھائے (طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک، خون وغیرہ)۔ آخرکار بنی اسرائیل کو رات کے وقت مصر سے نکلنے کا حکم دیا گیا۔ جب وہ سمندر کے کنارے پہنچے، پیچھے سے فرعون اپنی فوج کے ساتھ آ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا، سمندر میں بارہ راستے بن گئے، اور بنی اسرائیل گزر گئے۔ فرعون نے پیچھا کیا تو سمندر بند ہو گیا، اور وہ غرق ہو گیا۔

موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر چالیس دن کے لیے بلایا گیا، جہاں آپ کو تورات عطا کی گئی۔ اس دوران بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی، جس پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔

موسیٰ علیہ السلام نے زندگی بھر بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف بلایا، مگر وہ بار بار نافرمانی کرتے رہے۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کے بعد انہیں اردن کے قریب لایا، مگر موسیٰ علیہ السلام کی وفات فلسطین میں داخل ہونے سے پہلے ہوئی۔ آپ کی قبر کا صحیح مقام

معلوم نہیں۔

## حضرت ہارون علیہ السلام

حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی اور اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی تھے۔ آپ کو بنی اسرائیل کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معاون اور شریکِ کار کے طور پر بھیجاگیا تھا۔

حضرت ہارون علیہ السلام کا تعلق بنی اسرائیل کے قبیلے لاوی سے تھا۔ آپ کی ولادت مصر میں ہوئی اور آپ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تقریباً تین سال بڑے تھے۔ آپ کی زبان فصیح اور گفتگو نہایت مؤثرتھی۔

:جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجنے کا حکم دیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ

"یا اللہ! میرے بھائی ہارون کو بھی میرا مددگار بنا دے۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔

حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر فرعون کے دربار میں گئے اور اسے اللہ کی توحید اور عبادت کی دعوت دی۔ لیکن فرعون نے تکبر کیا اور انبیاء کی بات کو جھٹلایا۔

جب بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات ملی اور وہ دریائے نیل پار کر گئے، تو حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کے نائب کی حیثیت سے قوم کی رہنمائی کرتے رہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر گئے، تو سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کر کے سونے کا بچھڑا بنا کر اس کی پوجا شروع کروا دی۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں روکا، مگر قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ جب حضرت موسیٰ واپس آئے، تو آپ نے ہارون علیہ السلام سے وضاحت پوچھی، اور انہوں نے بتایا کہ وہ پوری کوشش کے باوجود قوم کو روک نہ سکے۔

حضرت ہارون علیہ السلام کا وصال کوہِ ہور پر ہوا، اور آپ کی قبر وہیں موجود ہے۔

## حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ قرآن و حدیث کے مطابق نہایت بابرکت اور سبق آموز ہے۔

آپ کا تذکرہ زیادہ تر سورۃ البقرہ، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الانبیاء، سورۃ ص اور دیگر سورتوں میں آتا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور بنی اسرائیل کے ایک مشہور پیغمبر اور بادشاہ ہوئے۔ آپ کا زمانہ تقریباً 10 ویں صدی قبل مسیح کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ ساتھ بادشاہت بھی عطا فرمائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا پہلا بڑا کارنامہ جالوت کے خلاف جنگ میں پیش آیا۔ اُس وقت جالوت ایک جابر اور طاقتور بادشاہ تھا۔ بنی اسرائیل کے لشکر کے سپہ سالار حضرت طالوت تھے۔

جب جنگ شروع ہوئی تو جالوت سب کو للکار رہا تھا، مگر کوئی مقابلے کے لیے نہ آیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اُس وقت ایک نوجوان تھے، مگر ایمان اور حوصلے سے بھرپور تھے۔ آپ نے اپنی گوپھن (غلیل) سے جالوت پر پتھر مارا جو سیدھا اس کے ماتھے میں لگا اور وہ گر کر مر گیا۔ اس فتح کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی اور بنی اسرائیل میں آپ کی شان بڑھ گئی۔

کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ اور نبی بنایا۔ آپ عدل و انصاف میں بے مثال تھے۔ آپ کی حکومت میں امن اور خوشحالی تھی۔ قرآن میں ذکر ہے کہ اللہ نے آپ کو زبور عطا کی، جو نصیحت، حمد و ثنا اور ذکر الٰہی پر مشتمل کتاب ہے۔

1. لوہے کو نرم کرنا – اللہ نے آپ کو یہ معجزہ دیا کہ آپ کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا، اور آپ اس سے زرہیں بناتے تھے (سورۃسبأ 10-11)۔

پرندوں اور پہاڑوں کا تسبیح کہنا – جب آپ اللہ کی حمد کرتے تو پہاڑ اور پرندے بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے (سورۃ الانبیاء79)۔ .2

بہترین آواز – آپ کی آواز نہایت خوبصورت تھی۔ جب آپ زبور کی تلاوت کرتے تو لوگ، جانور، اور پرندے محو ہو جاتے تھے۔ .3

ایک مشہور واقعہ ہے کہ دو آدمی آپ کے پاس فیصلہ کروانے آئے۔ ایک نے کہا: "یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بکریاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک، اور یہ چاہتا ہے کہ میری بھی لے لے۔" آپ نے جلدی میں فیصلہ کر دیا اور کہا کہ اس نے ظلم کیا ہے۔

اس پر اللہ نے آپ کو تنبیہ فرمائی کہ جلد بازی نہ کرو، پہلے دونوں طرف سے مکمل بات سنو۔ یہ واقعہ بطور آزمائش پیش آیا، اور آپ نے فوراً اللہ سے معافی مانگی اور سجدہ کیا (سورۃ ص 21-24)۔

حضرت داؤد علیہ السلام تقریباً 100 سال کی عمر میں وفات پائے۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے حضرت سلیمان

علیہ السلام نبی اور بادشاہ بنے۔

## حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے اور اللہ کے برگزیدہ نبی وبادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف حکمت و عدل عطا فرمایا بلکہ ایسی سلطنت دی جو دنیا میں کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ" (النمل: 16)"

"اور سلیمان، داؤد کا وارث ہوا۔"

جانوروں کی زبان کا علم: آپ پر اللہ نے جانوروں، پرندوں اور چیونٹیوں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا کی۔

ہوا پر قابو: تیز رفتار ہوا آپ کے حکم سے چلتی تھی، جس کے ذریعے آپ ایک مہینے کا سفر ایک دن میں طے کرتے۔

جنات اور شیاطین پر تسلط: آپ کے حکم سے جنات محلات، مجسمے، تالاب اور قلعے بناتے اور سمندر سے موتی نکالتے۔

پرندوں کی فوج: آپ کے دربار میں ہُدہُد اور دیگر پرندے خبریں لاتے، جیسا کہ ملکہ سبا (بلقیس) کا واقعہ مشہور ہے۔

ہُدہُد پرندے نے آپ کو سبا کی ایک ملکہ کی خبر دی جو سورج کی پرستش کرتی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ بالآخر ملکہ سبا آپ کے دربار میں آئی اور حق کو پہچان کر ایمان لے آئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن میں ہے کہ آپ اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے اور جنات کام کرتے رہے، یہاں تک کہ دیمک نے عصا کھا ڈالا اور آپ زمین پر گر گئے۔ اس سے جنات کو علم ہوا

کہ وہ غیب نہیں جانتے۔

## حضرت الیاس علیہ السلام

حضرت الیاس علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی تھے، جنہیں بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت ہارون علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ آپ کا زمانہ تقریباً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد اور حضرت یونس علیہ السلام سے پہلے کا بتایا جاتا ہے

آپ کی قوم نے بعل نامی ایک بڑے بت کی پوجا شروع کر رکھی تھی۔ یہ لوگ شام اور لبنان کے علاقے میں رہتے تھے، اور بعل کے لیے بڑے بڑے مندر بنائے ہوئے تھے۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے انہیں توحید اور اللہ کی عبادت کی دعوت دی، اور شرک و بت پرستی سے روکا۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

اور یقیناً الیاس بھی رسولوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے" "کو چھوڑ دیتے ہو؟

(سورۃ الصافات 123-126) —

قوم نے آپ کی دعوت کو جھٹلایا اور اپنے بتوں سے وابستہ رہی۔ آپ نے صبر و استقامت سے کام لیا اور مسلسل اللہ کی وحدانیت کا پیغام پہنچاتے رہے، مگر بہت کم لوگ ایمان لائے۔

## حضرت الیسع علیہ السلام

حضرت الیسع علیہ السلام، اللہ کے برگزیدہ نبی اور حضرت الیاس علیہ السلام کے شاگرد و جانشین تھے۔ آپ کا ذکر قرآنِ مجید میں دومقامات پر آیا ہے (سورۃ الانعام آیت 86 اور سورۃ ص آیت 48)۔

آپ کا اصل نام الیسع بن اخطوب بتایا جاتا ہے۔

آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور بنی اسرائیل کے علاقے میں پیدا ہوئے۔

حضرت الیاس علیہ السلام کے بعد آپ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

آپ نے قوم کو توحید، عبادتِ الٰہی، اور شریعتِ موسیٰ علیہ السلام پر عمل کرنے کی دعوت دی۔

آپ کی قوم بھی بت پرستی اور دنیا پرستی میں مبتلا تھی، مگر کچھ لوگ ایمان لے آئے۔

حضرت الیسع علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کئی معجزات عطا فرمائے، جن میں بیماروں کو شفا دینا، مردہ کو زندہ کرنا، اور بارش کے لیے دعا کرنے پر بارش نازل ہونا شامل ہے۔

آپ کی دعا سے قحط زدہ زمین سرسبز ہو جاتی تھی۔

مفسرین کے مطابق آپ نے 80 برس تک اللہ کا پیغام پہنچایا اور وفات کے بعد بنی اسرائیل کے علاقے میں دفن کیے گئے۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ کی قبر شام یا فلسطین کے کسی علاقےمیں ہے۔

## حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے، خاص طور پر سورۃ الصافات (139-148)، سورۃ الانبیاء (87-88)، اور سورۃ یونس میں۔

حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نینویٰ (موجودہ عراق کے قریب) کے باسیوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ یہ قوم شرک و بت پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے انکار کیا اور ضد اختیار کی۔

جب حضرت یونس علیہ السلام کو لگا کہ یہ قوم ایمان نہیں لائے گی تو آپ ان پر ناراض ہو کر اللہ کا حکم آنے سے پہلے ہی شہر چھوڑ گئے۔ یہ جلد بازی تھی، جس پر اللہ تعالیٰ نے بعد میں انہیں توجہ دلائی۔

آپ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ سفر کے دوران کشتی بھاری ہوگئی اور طوفان آنے لگا۔ فیصلہ کیا گیا کہ ایک آدمی کو سمندر میں ڈالا جائے تاکہ کشتی ہلکی ہو۔ قرعہ ڈالا گیا اور تین بار آپ کا ہی نام نکلا۔ آپ کو سمندر میں ڈال دیا گیا، اور ایک بڑی مچھلی (وہیل) نے آپ کو نگل لیا۔

مچھلی کے پیٹ میں آپ نے اندھیروں میں یہ مشہور دعا پڑھی:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

(اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالم تھا۔)

قرآن کہتا ہے کہ اگر آپ یہ تسبیح نہ پڑھتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے (سورۃ الصافات 143-144)۔

اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ آپ کو کنارے پر ڈال دے۔ آپ بیمار اور کمزور تھے، اللہ نے کدو کے پتے اگا دیے تاکہ دھوپ اور مکھیوں سے بچ سکیں۔ صحت یاب ہونے کے بعد آپ کو دوبارہ اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی غیر موجودگی میں جب عذاب کے آثار ظاہر ہوئے تو نینویٰ کے لوگوں نے اجتماعی توبہ کی اور اللہ سے معافی مانگی، اللہ نے ان پر عذاب ٹال دیا۔ یہ قرآن میں واحد مثال ہے کہ کسی قوم نے اجتماعی طور پر عذاب

سے پہلے توبہ کی اور بچ گئی۔

## حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام اللہ کے نبی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد تھے۔ آپ کا ذکر قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے، خاص طور پر سورۃ مریم اور سورۃ آلِ عمران میں۔

حضرت زکریا علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ آپ بیت المقدس کے خادم اور وہاں کے محراب میں عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ نہایت پرہیزگار، صابر اور نیکوکار تھے۔ اپنی قوم کو توحید اور اللہ کی عبادت کی طرف بلاتے رہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر زیادہ ہو چکی تھی اور بیوی بھی بانجھ تھیں۔ اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

"رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ"

(اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی نعمت عطا کی، جو خود نبی بنے۔

روایات کے مطابق، بنی اسرائیل کے ایک ظالم بادشاہ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو ب

ھی شہید کروا دیا۔

## حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے اور ایک جلیل القدر نبی تھے۔ آپ کا ذکر قرآنِ مجید میں بڑے احترام سے کیا گیا ہے۔

:اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں دعا قبول فرمائی اور آپ کو یحییٰ جیسے پاکیزہ بیٹے کی بشارت دی

اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔" (سورۃ مریم: 7)"

یہ پہلا موقع تھا کہ کسی کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔

پاکیزگی: آپ بچپن سے ہی پاکدامن اور نیک تھے۔

علم و حکمت: بچپن ہی میں اللہ نے آپ کو کتاب و حکمت عطا فرمائی۔

پرہیزگاری: آپ دنیاوی آسائشوں سے دور رہتے اور اللہ کی یاد میں مشغول رہتے۔

عدل و حق گوئی: آپ نے بنی اسرائیل کو اللہ کی عبادت اور نافرمانی سے بچنے کی تعلیم دی۔

یہود کے بادشاہ نے ایک حرام شادی کا ارادہ کیا، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس پر اعتراض کیا اور حکمِ خدا سنایا۔ اس پر بادشاہ کی خواہش پر آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ کا سر ایک طشت میں رکھ کر بادشاہ کے سامنے لایا گیا، لیکن اللہ نے آپ کا ذکر قیامت تک بلند فرما دیا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کئی جگہ آیا ہے، خاص طور پر سورۃ مریم اور سورۃ آل عمران میں۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول ہیں، جنہیں بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ آپ کا ذکر قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر نہایت عظمت اور احترام سے ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ آپ کی ولادت ہے، جو بغیر باپ کے ہوئی۔ حضرت مریم علیہا السلام ایک پاک دامن اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے مریم علیہا السلام کو خوشخبری دی کہ ایک پاکیزہ بیٹے کی پیدائش ہوگی، جو اللہ کے حکم سے لوگوں کے لیے نشانی ہوگا۔

قرآن (آل عمران: 45)

"اے مریم! بے شک اللہ تجھے اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہوگا۔"

:حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بے شمار معجزات عطا فرمائے

گہوارے میں بچپن ہی میں بات کرنا۔

اللہ کے حکم سے مٹی کا پرندہ بنا کر زندہ کر دینا۔

اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا۔

مردوں کو زندہ کرنا۔

غیب سے کھانے کی دسترخوان (مائدہ) کا نزول۔

آپ نے بنی اسرائیل کو اللہ کی وحدانیت، شریعتِ موسوی کی تصدیق، اور اللہ کے احکام پر عمل کی دعوت دی۔ آپ کی اصل تعلیم عاجزی، محبت، اور اللہ کی اطاعت تھی۔

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا گیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ قیامت کے قریب آپ دوبارہ زمین پر اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے، صلیب توڑیں گے، اور عدل قائم کریں گے۔

قرآن (النساء: 157-158)

اور انہوں نے کہا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم، اللہ کے رسول کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ ان پر شبہ ڈال دیا" گیا... بلکہ ال

"لہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

## حضرت محمد ﷺ

حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، جنہیں "خاتم النبیین" کا مقام حاصل ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں عام الفیل میں ہوئی، آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ والد کا انتقال آپ کی ولادت سے پہلے اور والدہ کا انتقال چھ برس کی عمر میں ہو گیا، پھر دادا عبدالمطلب اور اس کے بعد چچا ابو طالب نے کفالت کی۔

آپ ﷺ نے جوانی میں صادق و امین کے لقب سے شہرت حاصل کی۔ تجارت میں کامیاب رہے اور حضرت خدیجہؓ سے نکاح فرمایا۔

چالیس سال کی عمر میں غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (سورۃ العلق: 1)"

یہیں سے نبوت کا آغاز ہوا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو توحید، عدل، اخلاق اور انسانیت کی طرف بلایا۔

مکہ میں 13 سال تک دعوت دی، بے شمار تکالیف برداشت کیں، پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ مدینہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی۔

بدر

اُحد

خندق

خیبر

فتح مکہ

معجزات

قرآنِ مجید

شق القمر (چاند کا دو ٹکڑے ہونا)

معراج النبی ﷺ

آپ ﷺ کا وصال 12 ربیع الاول 11 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا، آپ ﷺ جنت البقیع کے قریب مسجد نبوی میں آرام فرما ہیں۔

---

قرآن میں بیان ہونے والے اولیاء کرام (نام کے ساتھ) ✨:

**حضرت خضر علیہ السلام**

**حضرت لقمان علیہ السلام**

**حضرت ذوالقرنین علیہ السلام**

**اصحاب کہف**

**آصف بن برخیا** (حضرت سلیمانؑ کے وزیر)

**مریم علیہا السلام**

**حضرت طالوت**بنی

# حضرت خضر علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ اور خاص نبی یا ولی ہیں (اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے)۔ قرآنِ مجید میں ان کا نام براہِ راست نہیں آیا، بلکہ انہیں "عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا" (ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ) کہا گیا ہے (سورۃ الکہف: 65)۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں "علمِ لدنی" عطا فرمایا — یعنی وہ علم جو براہِ راست اللہ کی طرف سے دل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

بہت سے مفسرین، خاص طور پر صوفیاء، کا ماننا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو حیاتِ جاویدانی عطا کی گئی ہے اور وہ آج بھی زندہ ہیں۔

(سورۃ الکہف: 60–82)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ ایک بندہ ہے جس کے پاس خاص علم ہے، اور اگر چاہیں تو اس سے سیکھ سکتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ "مجمع البحرین" (دو سمندروں کا سنگم) تک گئے اور وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عہد کیا کہ وہ سوال نہیں کریں گے، مگر تین بار انہوں نے بے اختیار سوال کر دیا:

1. کشتی میں سوراخ — حضرت خضر علیہ السلام نے ایک غریب مچھیروں کی کشتی میں سوراخ کر دیا تاکہ ایک ظالم بادشاہ اسے چھین نہ لے۔

2. لڑکے کا قتل — انہوں نے ایک لڑکے کو قتل کر دیا کیونکہ وہ بڑا ہو کر والدین کو کفر کی طرف مائل کرتا۔ اللہ نے اس کے بدلے انہیں نیک بیٹا عطا کرنا تھا۔

3. دیوار سیدھی کرنا — ایک بستی میں بغیر اجرت لیے دیوار سیدھی کی کیونکہ اس کے نیچے یتیم بچوں کا خزانہ دفن تھا جو وقت آنے پر انہیں ملنا تھا۔

اکثر صوفیاء کا ماننا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو دنیا کے آخری وقت تک زندگی عطا کی گئی ہے۔

وہ زمین پر گھوم کر اللہ کے نیک بندوں کی مدد کرتے ہیں، خاص کر گمراہ ہونے والوں کو راہ دکھاتے ہیں۔

روحانی سلسلوں (خصوصاً چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ) میں مانا جاتا ہے کہ بعض اولیاء کو براہِ راست ان سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

بعض بزرگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جنگلوں، بیابانوں اور دریا کنارے زیادہ پائے جاتے ہیں۔

انہیں اکثر سفید یا سبز لباس میں دیکھا گیا ہے۔

وہ ضرورت مند کی مدد کر کے فوراً غائب ہو جاتے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کا ذکر کرتے وقت ادب و احترام اور درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

# حضرت لقمان علیہ السلام

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

"اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر ادا کرو، اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے، اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔"

(سورۃ لقمان، آیت 12)

قرآن میں حضرت لقمان کی سب سے مشہور بات ان کی اولاد کو نصیحت ہے، جو ولیوں کی تعلیمات کی بہترین مثال ہے:

"اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بے شک شرک ایک بڑا ظلم ہے۔"

(آیت 13)

(آیات 14-15 میں ماں کی مشقت اور والدین کی اطاعت کا ذکر ہے، مگر دین کے خلاف حکم ماننے سے منع کیا گیا)

"بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا۔ بے شک اللہ باریک بین اور خبردار ہے۔"

(آیت 16)

"بیٹے! نماز قائم رکھ، نیکی کا حکم دے، برائی سے روک، اور جو مصیبت تجھ پر آئے اس پر صبر کر، یہ عزم کے کام ہیں۔"

(آیت 17)

"لوگوں سے منہ نہ پھیر (حقارت سے) اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک اللہ کسی اترانے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

(آیت 18)

"اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز پست رکھ، بے شک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔"

(آیت 19)

## حضرت ذوالقرنین

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِۗ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا

"اور یہ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے: میں تمہیں اس کا کچھ حال سناتا ہوں۔"

(سورۃ الکہف، آیت 83)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا

"ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور ہر چیز کا ایک ذریعہ (وسیلہ) عطا کیا۔"

(آیت 84)

ذوالقرنین مغرب کی طرف گئے، جہاں سورج کو ایک دلدل یا پانی جیسی جگہ میں غروب ہوتے دیکھا۔

وہاں ایک قوم ملی، جن کے بارے میں اللہ نے اختیار دیا کہ چاہے سزا دے یا بھلائی کرے۔

انہوں نے عدل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیکوں کے ساتھ بھلائی اور ظالموں کو سزا دی۔

(آیات 85–88)

پھر وہ مشرق کی طرف گئے، جہاں لوگ سورج سے بچاؤ کے لیے کوئی اوٹ نہ رکھتے تھے۔

انہوں نے ان کے ساتھ بھی انصاف کیا۔

(آیات 89–91)

ایک علاقے میں پہنچے جہاں لوگ دو پہاڑوں کے بیچ رہتے تھے اور یاجوج ماجوج کی شرارت سے تنگ تھے۔

انہوں نے ذوالقرنین سے کہا کہ ہمیں یاجوج ماجوج سے بچاؤ کے لیے ایک دیوار بنا دیں۔

ذوالقرنین نے کہا:

"جو اقتدار اللہ نے مجھے دیا ہے وہ کافی ہے، تم بس میرا ہاتھ بٹاؤ۔"

پھر لوہے کی چادریں اور پگھلا ہوا تانبہ ڈال کر ایک مضبوط رکاوٹ بنا دی، جسے یاجوج ماجوج نہ چڑھ سکے نہ سوراخ کر سکے۔

(آیات 92–96)

دیوار بنانے کے بعد فرمایا:

هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا

"یہ میرے رب کی رحمت ہے، پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو ا

"سے گرا دے گا، اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔

(آیت 98)

## اصحابِ کہف

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا

"کیا تم سمجھتے ہو کہ اصحابِ کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب نشانی تھے؟"

(آیت 9)

یہ نوجوان ایک ظالم بادشاہ کے دور میں رہتے تھے جو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا۔ انہوں نے اللہ کی وحدانیت کا اعلان کیا اور ظلم سے بچنے کے لیے غار میں چلے گئے۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا

"پھر ہم نے ان کے کانوں پر (نیند کا پردہ) ڈال دیا، کئی سال تک غار میں۔"

(آیت 11)

اللہ نے انہیں گہری نیند میں ڈال دیا تاکہ دشمن سے محفوظ رہیں۔

:اللہ نے انہیں بیدار کیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

"کسی نے کہا: ہم کتنا ٹھہرے؟ کہا: ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔"

(آیت 19)

پھر انہوں نے کھانے کے لیے ایک آدمی کو شہر بھیجا، لیکن پرانی سکّے کی وجہ سے لوگوں کو پتہ چل گیا کہ یہ بہت پرانی نسل سے ہیں۔

وَ لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا

"وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے اور اس پر مزید نو سال گزر گئے۔"

(آیت 25)

یہ قمری اور شمسی سال کے فرق کی طرف اشارہ ہے۔

:قرآن بتاتا ہے کہ یہ واقعہ ایمان والوں کے لیے ایک بڑی نشانی ہے

ایمان پر ثابت قدمی، چاہے دنیا چھوڑنی پڑے۔

اللہ پر توکل، کہ وہ اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

آخرت پر یقین، کیونکہ یہ واقعہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی مثال ہے۔

1. یہ لوگ ولی اللہ تھے، کیونکہ انہوں نے اللہ کی رضا کے لیے دنیا کی قربانی دی۔

2. ان کا سکون، نیند اور حفاظت "کرامت" تھی۔

3. ان کے کتے کا بھی ذکر آیا ہے، جو وفاداری کی علامت ہے:

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ

اور ان کا کتا غا"

ر کے دہانے پر اپنی اگلی ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا۔" (آیت 18)

## آصف بن برخیا

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے انسانوں، جنّات، پرندوں اور ہواؤں پر اختیار دیا تھا۔

جب انہوں نے ملکہ سبا (بلقیس) کو اسلام کی دعوت دی تو وہ آنے کے لیے تیار ہو گئی۔

:حضرت سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے کہا

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ

"اے سردارو! تم میں سے کون ہے جو اس کا تخت میرے پاس لائے، اس سے پہلے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس آئیں؟"

(سورۃ النمل، آیت 38)

:ایک قوی جنّ نے کہا

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ

"میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا، اس سے پہلے کہ آپ اپنی مجلس سے اٹھیں۔"

(آیت 39)

:پھر ایک شخص، جس کے پاس "کتاب کا علم" تھا (یعنی آصف بن برخیا)، بولا

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ

"میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گا، اس سے پہلے کہ آپ کی پلک جھپکے۔"

اور فوراً تخت حضرت سلیمانؑ کے سامنے موجود تھا۔

(آیت 40)

یہ منظر دیکھ کر حضرت سلیمانؑ نے کہا:

هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ

یہ میرے رب کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ م"

یں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔"

(آیت 40)

## حضرت مریم علیہا السلام

وَاِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصۡطَفٰىكِ عَلٰی نِسَآءِ الۡعٰلَمِیۡنَ<

"اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ نے تمہیں چن لیا، تمہیں پاک کر دیا، اور تمہیں تمام جہان کی عورتوں پر برگزیدہ کر دیا۔"

(سورۃ آل عمران، آیت 42)

حضرت مریمؑ کی پرورش زکریا علیہ السلام کے زیرِ سایہ ہوئی، اور وہ عبادت میں مشغول رہتی تھیں۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا

"جب بھی زکریا ان کے پاس عبادت گاہ میں آتے، ان کے پاس رزق موجود پاتے۔"

(آل عمران، آیت 37)

یہ رزق غیر معمولی ہوتا، جو کرامت کی نشانی تھی۔

یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ اسۡمُهُ الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ

"اے مریم! اللہ تمہیں اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے۔"

(آل عمران، آیت 45)

جب حضرت مریمؑ کو حمل ہوا تو وہ ایک دور دراز جگہ چلی گئیں۔ ولادت کے وقت اللہ نے ان کی تسلی کے لیے پانی اور کھجور کا انتظام کیا۔

وَهُزِّیۡۤ اِلَیۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡكِ رُطَبًا جَنِیًّا

"اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاو، تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔"

(سورۃ مریم، آیت 25)

جب حضرت مریمؑ بچے کو لے کر آئیں تو قوم نے طعنہ دیا۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ بچے سے بات کرو، اور حضرت عیسیٰؑ نے گود میں کلام کیا:

اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ءَاتٰنِیَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِیۡ نَبِیًّا

میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی"

"اور مجھے نبی بنایا۔

(سورۃ مریم، آیت 30)

## حضرت طالوت

بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہا:

اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

"ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔"

(البقرہ: 246)

اللہ نے نبی کے ذریعے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا

"اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا ہے۔"

(آیت 247)

قوم نے اعتراض کیا کہ طالوت مالدار نہیں، مگر نبی نے کہا:

"اللہ نے اسے تم پر فضیلت دی ہے، اور اسے علم اور جسم میں وسعت دی ہے۔"

(آیت 247)

ان کی بادشاہت کی سچائی کی دلیل کے طور پر فرشتے صندوقِ سکینہ (تابوتِ سکینہ) لے آئے، جس میں بنی اسرائیل کے لیے تسلی اور حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے تبرکات تھے۔

(آیت 248)

جب طالوت لشکر لے کر نکلے تو اللہ نے امتحان کے طور پر کہا:

فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ

"جو اس نہر کا پانی پی لے وہ میرا ساتھی نہیں۔"

سوائے چند کے سب نے پی لیا، مگر مخلص لوگ ثابت قدم رہے۔

(آیت 249)

طالوت کے لشکر کا مقابلہ جالوت (Goliath) سے ہوا، جو ایک طاقتور کافر سپہ سالار تھا۔

اسی لڑائی میں نوجوان حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو مارا۔

فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ

"پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔"

(آیت 251)

## نبی کریم کی چند حدیث مبارک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور ایمان نہیں لا سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے کرو تو آپس میں محبت پیدا ہو جائے؟

"آپس میں سلام کو عام کرو۔

(صحیح مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا:

"مؤمنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو۔"

(سنن ترمذی)

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمہاری اپنے بھائی کے لیے مسکراہٹ بھی صدقہ ہے۔"

(جامع ترمذی)

:آپ ﷺ نے فرمایا

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

(صحیح مسلم)

:آپ ﷺ نے فرمایا

"لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو اور سختی نہ ڈالو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔"

(صحیح بخاری)

:آپ ﷺ نے فرمایا

"وضو کرتے وقت پانی میں اسراف نہ کرو، چاہے بہتا ہوا دریا ہو۔"

(سنن ابن ماجہ)

:آپ ﷺ نے فرمایا

کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھو، اگرچہ اپنے ب"

"ھائی سے خوش اخلاقی کے ساتھ ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم)

# حضرت علی علیہ السلام

جنگِ خندق کے موقع پر کفارِ مکہ نے مدینہ منورہ کو گھیر لیا تھا۔ اس جنگ میں ایک نہایت قوی اور مشہور پہلوان عمرو بن عبدود خندق کو پھلانگ کر مقابلے کے لئے آیا۔ وہ بلند آواز سے للکار رہا تھا کہ کوئی مسلمان میرے مقابلے کے لئے آتا ہے؟

یہ دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو اس کے مقابلے کے لئے جانے کی اجازت طلب کی، لیکن سب ڈر گئے کیونکہ عمرو بہت طاقتور مانا جاتا تھا۔

:اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اٹھے اور عرض کیا

"یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس کے مقابلے کی اجازت عطا فرمائیں۔"

:نبی کریم ﷺ نے آپ کو اپنی ذوالفقار تلوار عطا فرمائی اور دعا دی

اللّٰہمّ أعنہ" (اے اللہ! علی کی مدد فرما)۔"

حضرت علی نے جا کر عمرو بن عبدود کو للکارا۔ دونوں میں سخت جنگ ہوئی۔ آخرکار حضرت علی نے اسے زمین پر گرا کر مار ڈالا۔ مسلمانوں نے تکبیر بلند کی اور یہ معرکہ اسلام کی فتح کا سبب بنا۔

:اسی وقت حضور ﷺ نے فرمایا

"علی کی ایک ضرب، جنگِ خندق کے دن، جنّ وانس کی عبادت سے بہتر ہے۔"

(مستدرک حاکم)

# فاطمہ الزہراء

نام: فاطمہ الزہراء

والد: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

والدہ: ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ

القاب: زہراء، بتول، سیدہ نساء العالمین

کنیت: ام الحسنین (کیونکہ آپ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی والدہ تھیں)

آپ کی پرورش نبی کریم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کے سایۂ رحمت میں ہوئی۔

مکہ میں کفار کی سختیوں کو دیکھا، اور والد کے ساتھ ہر دکھ سہہ کر صبر کیا۔

جب نبی کریم ﷺ پر اذیتیں کی جاتیں، تو آپ بچپن ہی میں والد کی پشت سے کانٹے اور کوڑا صاف کرتی تھیں۔

آپ نہایت سادگی پسند، عبادت گزار اور پردہ دار خاتون تھیں۔

آپ کی شادی نبی کریم ﷺ کے حکم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی۔

:اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم اولاد عطا کی

امام حسنؓ

امام حسینؓ

حضرت زینبؓ

حضرت ام کلثومؓ

حضور ﷺ کو آپ سے بے حد محبت تھی۔

:فرماتے تھے

"فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو اسے اذیت دے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔"

(بخاری و مسلم)

:اور ایک اور موقع پر فرمایا

"فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔"

(مستدرک حاکم)

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت فاطمہؓ شدید غمگین رہنے لگیں اور زیادہ عرصہ دنیا میں نہ رہیں۔ آپ کا وصال صرف چھ مہینے بعد ہوا (11 ہجری میں)۔

آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

# امام حسن علیہ السلام

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام (نواسہ رسول ﷺ، فرزند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا) کی زندگی میں کئی اہم واقعات ہیں۔ ان میں سے چند نمایاں واقعات یہاں پیش ہے

آپ کی ولادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام حسن رکھا، اذان و اقامت آپ کے کان میں کہی اور آپ کا عقیقہ فرمایا۔

نبی کریم ﷺ آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے، فرمایا:

حسن و حسین دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔" (ترمذی)"

آپ کو "کریم اہل بیت" کہا جاتا ہے۔

تاریخ میں آتا ہے کہ آپ نے کئی مرتبہ اپنا پورا مال و اسباب راہِ خدا میں تقسیم کر دیا۔

غریبوں اور محتاجوں کی خبرگیری میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔

خلافت سنبھالنے کے بعد کچھ عرصہ میں حالات کشیدہ ہوئے اور شام کے حکمران معاویہ بن ابی سفیان سے جنگ کی کیفیت بن گئی۔

لیکن آپ نے خونِ مسلم کو بہنے سے بچانے کے لیے صلح کو ترجیح دی۔

اس صلح کو تاریخ میں "صلح امام حسن" کہا جاتا ہے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا مقصد اقتدار نہیں بلکہ امت کو تقسیم اور خونریزی سے بچانا تھا۔

روایت کے مطابق آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث کو زہر دینے پر آمادہ کیا گیا، اور یوں آپ 28 صفر 50 ہجری کو مدینہ میں شہید ہوئے۔

آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

# امام حسین علیہ السلام

امام حسین علیہ السلام (نواسہ رسول ﷺ، سید الشہداء) کی زندگی کا سب سے مشہور اور عظیم واقعہ واقعہ کربلا ہے۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے:

یزید بن معاویہ نے خلافت پر قبضہ کیا اور مسلمانوں سے اپنی بیعت (وفاداری) کا مطالبہ کیا۔

امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا کیونکہ وہ دین اسلام کو بگاڑ رہا تھا۔

آپ نے فرمایا:

"میرے جیسا شخص یزید جیسے شخص کی بیعت نہیں کر سکتا۔"

اہلِ کوفہ نے امام حسین کو خط لکھ کر بلایا کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

امام حسین علیہ السلام اپنے اہلِ بیت اور ساتھیوں کے ساتھ مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

راستے میں یزیدی فوج نے کربلا (عراق) کے میدان میں آپ کا راستہ روک لیا۔

یہ 2 محرم 61 ہجری کی بات ہے۔

یزیدی لشکر نے آپ اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا۔

بچے پیاس سے تڑپنے لگے، مگر امام حسین علیہ السلام نے صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑا۔

امام حسین علیہ السلام نے ایک ایک کر کے اپنے اہلِ بیت اور ساتھیوں کو میدان میں بھیجا۔

حضرت علی اکبر، حضرت عباس علمدار، حضرت قاسم اور کم سن حضرت علی اصغر تک شہید ہو گئے۔

آخر میں خود امام حسین علیہ السلام نے بھی میدان میں شجاعت دکھائی، لیکن بے اپ کو بھی شہید کر دیے گئے۔

آپ کا سرِ مبارک کاٹ کر یزید کے دربار میں لے جایا گیا

# سید برکت علی شاہ

سید برکت علی شاہ، حضرت شاہ محمد شاہ کے بیعت یافتہ تھے۔ آپ پانچ وقت کی نماز کے پابند اور تلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ آپ ایک عرصے تک اسکول میں بطور استاد خدمات انجام دیتے رہے اور مسجد میں بھی علمِ دین کی تدریس کیا کرتے تھے۔

سید سردار علی شاہ آپ کے رشتہ دار تھے اور آپ کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ چونکہ وہ ڈاک خانے میں کام کرتے تھے، اس لیے کبھی خطوط لاتے یا دیتے بھی تھے۔

سید برکت علی شاہ، سردار علی شاہ سے نہایت محبت کرتے تھے اور انہیں اپنی اولاد کی طرح چاہتے تھے۔ آپ انہیں علمِ دین کی تعلیم بھی دیتے رہتے تھے۔

# سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

جب سید برکت علی شاہ کا وصال ہوا، تو ان کے چہلم کے موقع پر گدی نشینی کے فیصلے کا وقت آیا۔ اس وقت سردار علی شاہ ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ جب آپ ڈاک تقسیم کر کے گھر لوٹے، تو آپ کی والدہ نے فرمایا:

"تیرے باپ دا چلن ہے، تھے چلا جا"

یہ ایک اشارہ تھا جس میں روحانی وراثت کی طرف اشارہ موجود تھا۔ جب آپ خانقاہ میں پہنچے تو دیکھا کہ مجمع لگا ہوا ہے۔ آپ کو اندر جگہ نہ ملی تو جوتیوں پر کھڑے ہو کر وہیں بیٹھ گئے۔ گدی نشینی کے فیصلے کے لیے میاں علی محمد خان صاحب بسی شریف والے کو بلایا گیا، جو شاہ محمد شاہ کے دستِ بیعت تھے۔

میاں صاحب نے فرمایا:

"سید برکت علی شاہ نے اپنا گدی نشین خود مقرر کیا ہے، مگر تم نے اسے پہچانا نہیں۔ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔"

جب وہ مزارِ اقدس پر پہنچے، تو آپ نے مراقبہ کیا۔ اس روحانی مراقبہ میں آپ کو ایک چہرہ دکھایا گیا اور نام بھی بتایا گیا۔ واپسی پر جب میاں صاحب مسجد میں آئے، تو فرمایا:

"سردار کو بلاؤ!"

"پہلا سردار آیا -- فرمایا: "یہ نہیں۔

"دوسرا آیا -- فرمایا: "یہ بھی نہیں۔

پھر آپ خود تمام صفوں میں گھومنے لگے۔ جب آخری صف میں پہنچے، تو ایک شخص کو جوتیوں پر بیٹھا پایا۔ اسے آگے بلایا، اور پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"جواب ملا: "میرا نام سردار علی شاہ ہے۔

میاں صاحب نے فرمایا:

"یہی وہ چہرہ ہے جو مجھے مراقبے میں دکھایا گیا۔ یہی برکت علی شاہ کا مقرر کردہ گدی نشین ہے!"

یوں سید سردار علی شاہ کو ولایت و خلافت کی گدی عطا کی گئی۔ لیکن کچھ مخالفین نے اس فیصلے پر اعتراض کیا اور دعویٰ کیا کہ گدی کے اصل حق دار وہ ہیں۔ نتیجتاً انہوں نے سردار علی شاہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ سردار علی شاہ نے مسلسل 12 سال تک عدالتوں میں یہ مقدمہ لڑا -- اور آخرکار کامیاب و سرفراز ہو کر گدی کے حقدار قرار پائے۔

اسی دوران برصغیر کی تقسیم ہو گئی۔ سکھوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی لہر چلا رکھی تھی۔ جب آپ بہار سے پاکستان تجارت کے لیے روانہ ہوئے، تو سکھوں کے حملوں کا خطرہ تھا۔ چند لوگ آپ کے پاس آئے اور کہا:

"!کچھ کیجیے"

آپ نے برکت علی شاہ کے مزار سے چادر مبارک اتاری اور دو اینٹیں لیں: ایک قافلے کے آگے والے شخص کو دی، اور دوسری پیچھے والے کو۔ جب قافلہ روانہ ہوا، تو جو بھی سکھ حملہ آور آتا، وہ اندھا ہو جاتا۔ یوں آپ نے قافلے کو بخیر و عافیت پاکستان پہنچایا۔

آپ نے ضلع سرگودھا کے چک نمبر 120 میں سکونت اختیار کی اور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ یہاں آپ کی روحانی مجالس، وعظ، اور ذکر کی محفلیں قائم رہیں۔ آپ ہر سال برکت علی شاہ کی چادر مبارک سے عرس کی محفل منعقد فرماتے رہے جو 70 سال تک جاری رہا۔

سید سردار علی شاہ کے دو بیٹے تھے۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی ان دونوں کو شہزادہ مقرر کیا۔ آپ کے وصال کے بعد کچھ ہی عرصہ میں آپ کے بڑے صاحبزادے کا بھی وصال ہو گیا، اور پھر خلافت آپ کے چھوٹے بیٹے کو عطا کی گئی۔

## سردار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت

سردار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات مشہور ہیں، لیکن ایک واقعہ خاص طور پر اہ لِ دل کے لیے باع ثِ ایمان افروزی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ پاکستان کے ضلع میانوالی میں تشریف فرما تھے۔ وہاں ایک نیک اور دین دار بزرگ خاندان مقیم تھا، جو طویل عرصے سے اولاد جیسی نعمت سے محروم تھا۔ اس گھرانے کے افراد اولیائے کرام سے عقیدت رکھتے تھے اور ان کی محفل میں شوق سے شریک ہوتے تھے۔

سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو جب اس گھر کی حالت کا علم ہوا، تو آپ بنفسِ نفیس ان کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ ان کے لیے دعا فرمائی۔ قدر تِ خداوندی کہ کچھ ہی عرصہ بعد اُس گھر میں اولاد کی خوشخبری سنائی دی۔

یہ واقعہ نہ صرف سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی مقبولیت کی دلیل ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کے ذریعے مایوس دلوں کو خوشیاں عطا فر ماتا ہے۔

## سید منیر احمد شاہ

جب حضرت سید سردار علی شاہ گیلانی چشتی نظامی فخری نورانی پاکستان تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ دو صاحبزادے بھی تھے جن کی عمر تقریباً 8 سے 15 سال کے درمیان تھی۔ آپ کے بڑے بیٹے نے کچھ دینی تعلیم حاصل کی، جبکہ آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے سید منیر احمد شاہ کو دستِ نظامی کی سعادت بخشی۔

سید منیر احمد شاہ نے تقریباً گیارہ برس تک امامت کے فرائض انجام دیے۔ بعد ازاں حضرت سید سردار علی شاہ نے انہیں فنِ خطابت کی خدمت کے لیے تیار کیا۔ اسی دوران حضرت سید سردار علی شاہ کی سرپرستی میں ملک بھر میں محافلِ میلادِ مصطفی ﷺ منعقد کی گئیں، جن میں آپ نے اپنے صاحبزادے کو بھی شریک کرایا۔

ایک موقع پر جب سید منیر احمد شاہ کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا تو انہوں نے ایک ہی تقریر کو دوبارہ بیان کر دیا۔ اس پر حضرت سید سردار علی شاہ نے شفقت بھرے انداز میں ارشاد فرمایا:

"بیٹے! حضور ﷺ کی ایک نہیں، بے شمار شانیں ہیں، ہر بار نئی شان بیان کیا کرو۔"

یہ نصیحت ان کے لیے مشعلِ راہ بن گئی۔ اس کے بعد سید منیر احمد شاہ نے خطابت میں ایسی مہارت حاصل کی کہ آپ کا شمار عشقِ رسول ﷺ میں رچے بسے ممتاز مقررین میں ہونے لگا۔

وصال کے بعد حضرت سید سردار علی شاہ کے مسندِ خلافت پر انہی کے فرزندِ برومند سید منیر احمد شاہ فائز ہوئے۔ آج آپ کا مزارِ مبارک اپنے والدِ گرامی کے پہلو میں اہلِ محبت کے لیے مرکزِ فیض ہے۔

# نعت شریف

از قلم

## سید پیر برکت علی شاہ صاحب

خواب میں یا نجی گر شکل دکھائی ہوتی ہے

تو یہ فرقت کی گھٹا مجھ پر نہ چھائی ہوتی ہے

آپ کا نور نہ وہ ہوتا اگر جلوہ نما

نہ سفیدی نہ سیاہی نہ ستائی ہوتی

میں سمجھتا کہ مجھے جنت فردوس ملا

تیرے دربار میں گر مجھ کو رسائی سوتانی

بیٹھا رہتا میں در پہ سدا بن کےفقیر

بادشاہی سے بھی بہتر یہ گدائی ہوتی

پختن پاک کی بخشش نہ اگر ہوتی وسیع کی اگر دوستی

گنہ گاروں کی نہ محشر میں رہائی ہوتی

دشت کربل میں شہادت نہ کر پاتے حسین

حق پرستوں کی نہ پھر راہنمائی ہوتی

کرم فرماتے نہ گر خواجہ محمد شاہ ولی

برکت آشفتہ کی مشکل نہ کشائی ہوتی

## عرس مبارک

شعبان چراغاں (مغرب کے بعد) محفل نعت ہوگی فجر کی نماز کے بعد لیکر نماز عصر تک قرآن خوانی ، ختم قادریہ 15

شعبان محفل میلاد ظہر سے عصر تک لنگر شریف مغرب کے بعد عشاء کے بعد چادر پوشی رات بھر محفل سماع 16

شعبان منرار شریف کو غسل دیا جائے گا اور حصوصی دعا ہوگی 17

اپ کا آستانہ مبارک

آستانہ عالیہ غوثیہ فرید

یا

آستانہ عالیہ خلچیاں شریف

ر.ب ملک پور شریف سردار کالونی گلی نمبر 4 شیخوپورہ روڈ نشاط آباد فیصل آباد203